New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
تیری خاطر
از قلم علینہ فرید
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

تیری خاطر

از قلم علینہ فرید

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

سید اصحاذ شاہ؛

بزنس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ، شاہ فیملی کا چشم و چراغ، نہایت نرم خو، قابل اور ذہین، کالی جھیل جیسی آنکھوں کا مالک۔ چھ فٹ سے نکلتا قد، کسرتی جسم، کالے رنگ کا عاشق، بلا کا خوبصورت۔ اس کی ایک عادت ہے کہ وہ ایک ہی بار میں اگر کسی کو دیکھ لے تو پھر اسے بھولتا نہیں۔ چاہے وہ کوئی لڑکی ہو یا پھر کوئی لڑکا۔ اس کی شخصیت کا خاصہ ہے کہ وہ جلدی بھروسہ نہیں کرتا۔ لیکن محبت اس ایک سے کرتا ہے جو بدلے میں اس سے محبت تو کیا نفرت بھی نہیں کرتی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرہ شیخ؛

گرے چمکتی آنکھوں کی مالکن، قابل اور ذہین، بہن بھائیوں میں دوسرے نمبر پر لیکن خاندان بھر کی لاڈلی، کالج ٹاپر، گائناکالوجسٹ بننے کی شوقین، اونچے خواب دیکھنے والی اور انھیں پورے کرنے کا عزم اور حوصلہ رکھنے والی۔ اس کی ایک ہی خامی ہے کہ وہ بار بار ایک ہی بندے پر بھروسہ کرتی ہے۔ ظاہر سی بات ہے نقصان تو اٹھائی گی نہ۔ لیکن ان سب کے باوجود وہ کسی کے دل کی دھڑکن ہے۔

شانزل؛

انڈر ورلڈ دنیا کا بادشاہ، سمگلنگ، گیمبلنگ، شراب نوشی، کڈنیپنگ، مار دھاڑ، لاتعداد لڑکیوں کے ساتھ افئیرز، ایسا کوئی کام نہیں جو وہ نہ کرتا ہو، نیلی آنکھوں کا مالک، خوبصورتی اور مردانہ وجاہت کا بھرپور شاہکار، ہر کام اتنی صفائی سے کرتا ہے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔اپنے پیچھے کام کرنے کا کوئی نشان نہیں چھوڑتا سوائے '$' اس نشان کے۔

قرات العین عرف عینی؛

دیکھنے میں سیدھی سادھی اور معصوم سی لیکن کام شیطانوں والے کہ شیطان بھی پناہ مانگے۔اصحاذ کی کزن، اس کی بزنس پاٹنر اور شوقیہ طور پر فیشن ماڈل، کم عمری سے ہی محبت کی دنیا میں قدم رکھ کر اپنے خواب سجانے والی، انھی خوابوں کو پورا کرنے کی جدوجہد میں مصروف لڑکی۔اس بندے کی عشق میں مبتلا ہوئی جسے اس کی محبت کی کوئی قدر ہی نہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

سید بہرام شاہ کے دو بیٹے تھا؛سید سکندر شاہ اور سید طلال شاہ۔ پھر سید سکندر شاہ کا بھی ایک ہی بیٹا تھا، 'سید اصحاذ شاہ'۔ جبکہ سید طلال شاہ کی ایک ہی بیٹی تھی۔ قرات العین شاہ(اس کے ماں باپ کا انتقال بچپن میں ہو چکا تھا؛اس کے والدین کے بعد اس کے تایا سکندر شاہ نے اسے پالا۔اس لیئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی رہتی ہے)

'اصحاذ شاہ' سید گھرانے کا اکلوتا چشم و چراغ؛بہت ہی ذہین اور قابل؛کم عمری میں اپنے باپ دادا کا بزنس سنبھالنے والا اور کم عمری میں ہی بزنس ٹائیکون بننے والا 'سید اصحاذ شاہ' اپنے نام کی طرح لاکھوں میں ایک۔کالی جھیل جیسی گہری آنکھوں والا جو ہر دل کی دھڑکن ہے، چھ فٹ سے نکلتا قد، کسرتی جسم، نرم مزاج، جو ایک بار دیکھ لے تو بار بار مڑنے پر مجبور ہو جائے لیکن اس کی شخصیت کا خاصہ ہے کہ وہ جلدی لوگوں پر بھروسہ نہیں کرتا۔وہ دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہے۔

اپنے بابا کے ساتھ ملکر بزنس سنبھالتا ہے۔دونوں باپ بیٹے میں دوستی مثالی ہے۔
دونوں ہی ایک دوسرے کے لیئے جیتے ہیں لیکن شیطان کی پرکالہ یعنی عینی بھی ان کے
ساتھ ہوتی ہے جو سیدھی سادھی ہی معلوم ہوتی ہے لیکن کام ایسے کہ شیطان بھی پناہ
مانگے۔

ویک اپ مائی سن !!!یو آر گیٹنگ لیٹ فار دی آفس۔اصحاذ کے بابا اس کے روم میں
آکر اسے جگانے لگے جو خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔

بابا بس ٹو منٹس مور۔یہ کہہ کر اصحاذ نے کمبل دوبارہ چہرے تک کھینچا اور سونے لگا

نو مور ٹو منٹس۔عینی تمھارا انتظار کر رہی ہے بیٹا۔سکندر شاہ نے پھر سے اس کا کمبل
کھینچا اور اسے عینی کے بارے میں بتایا

عینی؟وہ کب آئی بابا؟عینی کے نام پر اس کے سارے حواس بیدار ہوئے اور وہ نہایت بے تابی سے پوچھنے لگا

بیٹا جی وہ کل رات ہی آئی ہیں لیکن آپ کو اس لیئے نہیں پتہ کیونکہ آپ خود لیٹ آئے تھے۔سکندر شاہ نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا اور اسے جلدی آنے کا کہہ کر باہر چلے گئے

اووہ۔اصحاذ نے ہونٹوں کو اوہ کی شکل میں گول کیا اور پھر بیڈ سے اتر کر واش روم کا رخ کیا

تیس منٹ بعد وہ نک سک سا ڈریسنگ کے سامنے موجود تھا۔کالا رنگ اسے ویسے ہی بہت پسند تھا یا پھر یوں کہہ لیں کہ اسے کالے رنگ سے اسے عشق تھا۔وہ جو بھی سوٹ لیتا؛چاہے وہ ڈریس پینٹ ہو یا پھر سمپل شلوار قمیض وہ کالا رنگ ہی پریفر کرتا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیادہ تر وہ ڈراک شیڈز ہی پہنتا۔اس کے بابا اور عینی بھی اسے کہتے کہ لائیٹ کلر بھی پہن لیا کرے لیکن وہ اصحاز ہی کیا جو دوسرے کی بات کو فوقیت دے۔

ابھی بھی اس نے کالے رنگ کا ڈریس پینٹ پہنا ہوا تھا۔اس نے ڈھیر سارا پرفیوم خود پر چھڑکا اور ایک نظر خود کو دیکھ لینے کے بعد کمرے سے باہر چلا گیا

آیئے آیئے جناب!!آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا۔یہ کہنے والی قرات العین عرف عینی تھی

ساری دنیا میرا انتظار کرتی ہے۔ایک تم بھی کر لو کیا ہو جائے گا؟اس نے چڑانے والے انداز میں کہا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

ہاں ہاں!!!جیسے سب مرے جا رہے ہیں تمھارے لیئے۔ہنہہ!!!عینی نے بھی جوابی کاروائی کی

ہاں بھئی وہ تو نظر آرہا ہے۔اصحاذ نے اس کا مذاق اڑایا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عینی صرف اس کا ویٹ کرتی ہے۔چاہے وہ ناشتے کی ٹیبل پر ہو یا پھر کہیں بھی آنا جانا ہو۔دونوں میں کزنز سے بڑھ کر دوستی کا رشتہ ہے۔

اص۔۔۔ ابھی وہ بات کرتی کہ سکندر شاہ نے اسے ٹوکا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس کرو تم دونوں۔کیا بچوں کی طرح لڑتے رہتے ہو؟چپ چاپ ناشتہ کرو اور آفس کے لیئے نکلو۔سکندر شاہ کی گرجدار آواز گونجی

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر زبان چڑائی اور پھر ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

دونوں ناشتہ کرنے کے بعد آفس کے لیئے نکل گئے۔

****

اس کی آنکھ صبح کے اذانوں کی آواز کے ساتھ کھلی۔اس نے اذان کا جواب دیا اور تھوڑی دیر چت لیٹ کر چھت کو گھورنے کے بعد اس نے بال باندھے اور واشروم کا رخ کیا۔ تھوڑی دیر جب وہ باہر آئی تو اس کے چہرے اور ٹھوڑی سے پانی کی ننھی ننھی بوندے ٹپک رہی تھی۔ جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ وضو کر کے آئی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے آستین نیچے کیئے اور پھر دوپٹہ حجاب کی طرح اوڑھ کر نماز کی نیت ادا کرنے لگی۔ نماز پڑھنے کے بعد اس نے دعا مانگی اور پھر باہر لان کی طرف چلی گئی۔یہ اسکے روز کا معمول تھا کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد چہل قدمی کرتی تھی اور پھر ناشتہ بھی کبھی کبھار بنالیا کرتی تھی۔

یہ ہے 'افرہ شیخ' حامد شیخ اور صلہ شیخ کی منجھلی بیٹی، حماد شیخ اور حسیبہ شیخ کی بہن۔ گرے

چمکتی آنکھیں کی مالکن، خوبصورت نین نقش، جب ہنستی ہے تو دل کرتا ہے کہ بندہ اسے ہی بس دیکھتا رہے، اپنے پورے فیملی کی لاڈلی، آج کل میڈکل (ایم بی بی ایس) میں سکینڈ ائیر کی طالبہ ہیں۔ فرسٹ ائیر تو ویسے بھی اس نے ٹاپ کیا تھا اور اب آگے وہ گائناکالوجسٹ بننے کا عزم لیئے پڑھ رہی ہے۔ لیکن اس میں ایک خامی ضرور ہے کہ وہ ایک بندے پر بار بار بھروسہ کرتی ہے۔

ارے چھوٹی بی بی!!! آپ یہاں؟ مجھے اٹھالیا ہوتا نہ۔ آپ کیوں یہ سب کرتی ہیں؟ بڑی بی بی پھر مجھے ڈانٹتی ہیں۔ نظیرہ (ملازمہ) نے آکر اس سے کہا جو اب املیٹ بنا رہی تھی

ارے بوا کچھ نہیں ہوتا!!! میں نے نماز پڑھ لی تھی تو پھر نیند نہیں آرہی تھی اس لیئے سب کے لیئے ناشتہ بنانے لگی۔ اب تو ناشتہ بھی بن چکا ہے۔ افرہ نے کہہ کر آملیٹ کی سائیڈز فولڈ کی

چھوٹی بی بی وہ تو ٹھیک ہے لیکن۔۔۔۔ نظیرہ کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ افرہ نے بیچ میں ہی کاٹ دی۔

لیکن ویکن کچھ نہیں ہوا۔آئیں میرے ساتھ ناشتہ لگوائیں۔افرہ نے کہہ کرٹرے اسے تھمائی اور خود بھی ان کے پیچھے پیچھے کچن سے باہر چلی گئ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گڈ مارننگ مام،ڈیڈ!!!افرہ اپنے والدین کے کمرے میں آئی اور انھیں مارننگ وش کیا

گڈ مورننگ میرا بچہ!!!اس کے ڈیڈ نے اس کا ماتھا چوما

مام!!آپ بھی اٹھیں نہ۔افرہ اب اپنی ماں کی طرف آئی جواب بھی سو رہی تھیں

بیٹا جی!! میں بھی اٹھ گئی۔صلہ شیخ نے بھی کہہ اس کا ماتھا چوما

اوکے۔آپ دونوں فریش ہو جائیں اور جلدی سے باہر آئیں۔ناشتہ ریڈی ہے۔افرہ نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج پھر تم نے ناشتہ بنایا ہے؟حامد شیخ نے آئیبرو اچکا کر پوچھا

جی ڈیڈ۔اس نے سر اثبات میں ہلا کر کہا

پھر تو جلدی چلنا پڑے گا۔یہ کہہ کر وہ واشروم میں بند ہو گئے اور افرہ بھی روم سے باہر چلی گئی

افرہ جب باہر آئی تو دیکھا کہ ٹیبل پر اس کے بھائی پہلے سے ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔

گڈ مارننگ بھیا!!!افرہ نے آکر بھائی کو گڈ مارننگ کہا

گڈ مارننگ سویٹی!!!حماد نے اسے کہا جواب اس کے سامنے بیٹھ چکی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مام ڈیڈ اٹھ گئے؟حماد نے افرہ سے پوچھا

جی بھیا!!اس نے دھیمے لہجے میں کہا

اوکے!!ویسے تم آج کالج نہیں جا رہی کیا؟حماد نے اسے دیکھا جو ابھی تک گھر کے

کپڑوں میں تھی

ہاں بھیا!!!آج کلاس تھوڑا لیٹ ہے اس لیئے لیٹ جاونگی۔افرہ نے بھائی کو تفصیل سے آگاہ کیا

ہمم۔!!!حماد نے ہمم کہنے پر اکتفا کیا اور اسے دیکھنے لگا جو سر پر حجاب سٹائل دوپٹہ اوڑھے نہایت معصوم سی پری نظر آرہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حالانکہ وہ جس کلاس سے تعلق رکھتے تھے وہاں دوپٹہ پہننا بھی معیوب سمجھا جاتا تھا لیکن افرہ کو ان سب سے کوئی غرض نہیں تھا اور ویسے بھی جب اس کے والدین کچھ نہیں کہتے تھے تو پھر وہ دوسرے کی بات کو بھی اہمیت نہیں دیتی تھی۔

ہاں بھئی!!ناشتہ شروع کرو۔افی(افرہ)کو کالج بھی جانا ہے۔حامد شیخ نے آکر ان سے

کہاجوان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے

ڈیڈ بس آپ ہی کاانتظار تھا۔افرہ نے ان سے کہا

چلوناشتہ شروع کرو۔صلہ شیخ نے ایک نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالااور پھر اسے ناشتہ کرنے کی تلقین کی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب نے خاموشی کے ساتھ ناشتہ کیااور تھوڑی دیر بعد افرہ بھی کالج جانے کے لیئے تیار ہو گئی اور پھر نیچے آکر مام،ڈیڈ سے ڈھیر ساری دعائیں اور پیار لیکر کالج کی طرف روانہ ہو گئی۔بھائی تو پہلے ہی آفس کے لیئے نکل چکا تھا۔وہ کالج جاتے وقت حجاب کے ساتھ نقاب بھی لیتی تھی یوں آج تک کسی نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔

****

حامد شیخ اور صلہ شیخ کی شادی پسند سے ہوئی تھی۔ان کے تین بچے ہیں۔ بڑا بیٹا حماد شیخ، پھر منجھلی بیٹی افرہ شیخ اور پھر چھوٹی بیٹی حسیبہ شیخ۔ حسیبہ شیخ شادی شدہ ہے اور اپنے شوہر کے ساتھ کینیڈا میں مقیم ہے اور سال میں ایک دو دفعہ پاکستان ضرور آتی ہے۔ پھر آتے ہیں حماد شیخ کی طرف جو کہ ابھی تک کنوارے ہیں اور اپنے ڈیڈ کے ساتھ ملکر شیخ انڈسٹریز میں بطور سی-ای-او کام کرتے ہیں۔افرہ شیخ کو پوری فیملی کی سپورٹ حاصل ہے یا یوں کہہ لیں کہ وہ سب کی لاڈلی ہے۔اس کی آنکھوں کا رنگ بھی سب سے مختلف ہے۔جو اسے اور بھی جاذب نظر بناتا ہے۔(افرہ شیخ کا نکاح ہو چکا ہے اور اس کا نکح باہر ملک میں ہی رہتا ہے)

****

آج کوئی میٹنگ ہے؟ اصحاذ نے عینی سے پوچھا جو اس کے ساتھ ہی آفس کے کوریڈور

سے گزر رہی تھی

نہیں۔آج تو کوئی میٹنگ نہیں ہے۔عینی نے اس سے کہا

اچھا۔ویسے تمھارا شوٹ کیسا رہا؟اصحاز نے عینی سے پوچھا جواب لفٹ کا بٹن دبا رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ہوا۔ویسے مسٹر رات کو دیر سے کیوں آئے تھے؟میں نے انتظار کیا تھا لیکن تم آئے نہیں۔جواب دینے کے ساتھ شکوہ بھی کیا گیا

وہ میں دوستوں کے ساتھ تھا،آتے وقت لیٹ ہو گیا اور مجھے کیا پتہ تھا کہ تم رات کو ہی آو گی۔تم نے تو کہا تھا کہ دو دن بعد آونگی۔اس لیئے میں لیٹ آیا تھا۔اصحاز نے اسے تفصیلی جواب دیا

اوکے اوکے۔ لیکن میں تو انکل اور تمھیں سرپرائز دینا چاہتی تھی۔اس لیئے دو دن بعد کا کہا۔عینی نے لفٹ سے نکل کر اس سے کہا

چلو چپکلی!!اب آفس آہی گئی ہو تو اپنے روم میں جاؤ اور کام کرو جاکر۔آفس میں فضول باتیں مجھے نہیں پسند۔اصحاز نے اس پر رعب جھاڑتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہا!!!!!تم خود ہوگے چپکلی!!!وہ عینی ہی کیا جو جواب چھوڑدے

ہاں بلکل!!!جو خود جیسا ہوتا ہے ویسا اسے دوسرے بھی نظر آتے ہیں۔یہ کہہ کر اصحاز نے اپنے آفس کا دروازہ بند کردیا اور پیچھے عینی اپنا بدلہ لینے کی پلیننگز کرتی رہی۔

****

جو کام کرنے کو کہا تھا اس کا کیا بنا؟ تاریک کمرے میں بھاری رعب دار آواز گونجی

کل تک ہو جائے گا باس۔ سامنے کھڑے آدمی نے کہا

جتنی جلدی ہو سکے، اس پر کام شروع کرو۔ مجھے ہر حال میں اس کی پل پل کی رپورٹ ملنی چاہیئے۔ سمجھ گئے؟ اس شخص نے کہا جس کی صرف نیلی آنکھیں ہی نظر آ رہی تھی

جی باس سمجھ گیا۔ سامنے کھڑے شخص نے مودب ہو کر جواب دیا

تم جانتے ہو نہ کہ جو میرا کام نہیں کرتا، میں اس کا کیا حال کرتا ہوں؟ پھر سے نیلی آنکھوں والے شخص نے کہا

ج۔۔جی جی باس۔ جانتا ہوں۔ سامنے کھڑے شخص نے کچھ ہکلاتے ہوئے کہا

اب تم جاو۔ سامنے بیٹھے نیلی آنکھوں کے مالک 'شانزل' نے کہا

جی باس۔وہ آدمی بھی ایسے بھاگا جیسے کہ وہ اسی موقع کے تلاش میں تھا

بہت جلد تم سے ملاقات ہو گی۔ہاہاہاہا۔اس سناٹے میں شانزل کے خوفناک قہقہوں کی آواز گونجی۔

کالج آنے کے بعد اسے پتہ چلا کہ ان کے پروفیسر چینج ہو چکے ہیں۔لہذا آج سے نئے پروفیسر پڑھائیں گے۔اس لیئے وہ تیز تیز قدم لیتی کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مے آئی کم ان سر؟اس نے سامنے کھڑے شخص کو مخاطب کیا جو کہ نیا پروفیسر لگ رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں نیلے رنگ کی تھی اور اس کا تاثر کافی سرد تھا۔

یو آر ٹین منٹس لیٹ مس؟

افرہ شیخ۔افرہ نے اس کی بات اچک کر کہا

اوکے۔اٹس یور فرسٹ ڈے ودھ می سو آئی ول سے نتھنگ۔ٹیک کیئر نیکسٹ ٹائم۔

ناو بھی سیٹڈ۔اس شخص نے اسے اچھا خاصا لتاڑا

وہ بھی منہ بناتی کلاس کے اندر چلی گئی اور اپنی سیٹ سنبھال لی۔یہ تو اچھا تھا کہ اس کا منہ نقاب کی وجہ سے چھپ چکا تھا ورنہ ایک اور بار بے عزتی ہو جاتی۔

لیکچر کے دوران اسے ایسا لگتا کہ جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہے لیکن جب وہ سر اٹھا کر دیکھتی تو کوئی بھی نہیں ہوتا تھا۔اس نے اپنا وہم سمجھا اور پھر سے کام کی طرف متوجہ ہو گئی۔

اس کا پورا دن اسی طرح مصروف گزرا۔میڈیکل کی پڑھائی ویسے بھی کافی مشکل ہوتی

ہے۔اس لیئے وہ بھی دن رات محنت کر رہی تھی اور مزے کی بات یہ کہ اس کی کوئی دوست بھی نہیں تھی یا وہ رکھنا نہیں چاہتی تھی۔

ابھی بھی وہ کام ختم کر کے جا رہی تھی کہ اسے لگا کہ پیچھے کوئی ہے جو اسے گھور رہا ہے۔ وہ بے اختیار پیچھے مڑی۔

اس نے دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔پھر سے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا اور پارکنگ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ گئی اور اس میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔

دور کھڑی گاڑی میں بیٹھا شخص اسے دیکھ کر ہولے سے ہنسا اور شیشہ چڑھا کر وہاں سے چلا گیا۔

****

کافی۔عینی نے اصحاز کی طرف کافی کا کپ بڑھایا

تھینکس۔اصحاز نے بنا دیکھے کپ ہونٹوں سے لگایا جبکہ عینی شیطانی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہی تھی

کافی پیتے ہوئے اصحاز کو لگا کہ جیسے اس کے منہ میں کچھ آچکا ہے۔اس نے کافی واپس کپ میں منہ سے گرادی اور جو دیکھا تو بھاگ کر واش روم کا رخ کیا

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔پیچھے سے عینی اس کا ریکشن دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس دی

یخخخ تو۔۔۔اصحاز بار بار منہ میں پانی ڈال رہا تھا

کیاہواڈیئر کزن ؟عینی اس کے پیچھے واش روم تک آئی اور پھر انجان بن کر اس سے پوچھنے لگی

یہ کیا تھا؟گندی!!!یخخخ!!!اصحاز نے اس سے کہہ کر پھر سے منہ میں پانی ڈالا

چپکلی تھی اور کیا تھا؟تم نے صبح صبح اس کا ذکر کیا تھا تو میں نے سوچا کیوں نہ تمھاری اور اس کی ملاقات کروائی جائے۔اس لیئے میں نے اسے تمھارے فیورٹ کافی مگ میں ڈال کر اسے ملاقات کا شرف بخشا۔عینی نے انتہائی ڈرامیٹک انداز میں آنکھیں پٹپٹا کر بات مکمل کی

گندی چپکلی!!!!نکلو یہاں سے۔اصحاز باہر کی طرف بڑھ گیا اور ساتھ میں اسے بھی آفس سے باہر کر دیا

پھر سے چپکلی ؟ اگر بہت یاد۔۔۔۔

بس بس۔ میری نسلوں کی بھی توبہ !!! آئیندہ نہیں کہوں گا تمھیں چپکلی۔ اب جاؤ اور مجھے کام کرنے دو۔ اصحاز نے توبہ کرنے والے انداز میں کہا اور آفس ڈور اس کے منہ پر بند کر دیا

ہاہاہاہا۔ باہر سے اسے عینی کا قہقہہ بخوبی سنائی دیا اور وہ سر جھٹک کر دوبارہ سے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

****

اسلام و علیکم مام !!! گھر آکر افرہ نے صلہ بیگم کو سلام کیا

وعلیکم اسلام بیٹا۔انھوں نے جواب دیا اور پھر ساڑھی کا پلو ایک طرف سے پکڑ کر اپنے دوسرے کندھے پر ڈال دیا

مام آپ کہیں جارہی ہیں؟افرہ نے ان کی تیاری دیکھ کر کہا

ہاں!!وہ سمیر آج آنے والا ہے نہ تو اسے ریسو کرنے ائیر پورٹ جانا ہے۔صلہ بیگم نے جلدی سے اسے جواب دیا اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔

سمیر کے نام پر افرہ کا دل زور سے دھڑکا اور اس کے گال اس کے نام سنتے ہی دہکنے لگے۔اس نے اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنھبالنے کے لیئے ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا اور پھر بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

افرہ کا نکاح تین سال پہلے اس کے ڈیڈ کی مرضی سے ان کے دوست اور بزنس پارٹنر ساحل آفندی کے بیٹے سمیر آفندی سے ہوا تھا۔ نکاح کے فوراً بعد ہی سمیر باہر ملک چلا گیا۔ان تین سالوں میں ان کے بیچ زیادہ تر بات فون پر ہی ہوتی تھی لیکن جب سے اس نے میڈیکل کالج میں داخلہ لیا تھا؛تب سے ان کے بیچ بات کم ہو چکی تھی۔

اب سمیر پورے تین سال بعد واپس آرہا تھا۔اس لیئے جب اس نے اس کے آنے کا سنا تو اس کا دل بے اختیار ہی تیز تیز دھڑکنے لگا کیونکہ وہ سمیر آفندی سے محبت کر بیٹھی تھی اور کیوں نہ کرتی آخر اس کا مجازی خدا تھا۔ محبت ہونا تو پھر فطری عمل ہے۔

****

وہ جلدی سے کمرے کی جانب بڑھ گئی اور الماری کا رخ کیا۔اپنے لیئے ایک نیوی بیلو کلر کا ڈریس نکالا اور فریش ہونے کے لیئے واش روم چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ نکلی تو اس

نے تولیئے سے اپنے بال رگڑے اور پھر جلدی جلدی انھیں ڈرائیر سے خشک کرنے لگی۔

افرہ نے بالوں کو لوز کرل کیا اور کچھ آگے تو کچھ پیچھے رہنے دیئے۔ میک اپ کے نام پر گلوز لگایا اور آنکھوں میں کاجل اور آئی لائینر لگایا۔ وہ اس سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی۔ اس نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا اور پھر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نظیرہ بوا۔ سب تیار ہے؟ اس نے کچن میں جا کر پوچھا

جی چھوٹی بی بی۔ سب تیار ہے۔ ماشاءاللہ آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ بوا نے اس کی دل سے تعریف کی

جزاک اللہ۔ اس نے مسکرا کر کہا اور کچن سے باہر چلی گئی۔ کمرے سے آتے وقت اس

نے سر پر ڈوپٹہ پھر سے اوڑھ لیا تھا۔

وہ لاونج میں آ کر بیٹھ گئی اور اپنی فیملی اور سمیر کا انتظار کرنے لگی۔کچھ کالج سے آنے کی تھکن تھی تو کچھ ادھر ادھر کی بھاگ دوڑ نے اسے تھکا دیا تھا۔اس لیئے انتظار کرتے کرتے اس کی آنکھ لگ گئی۔

****

چھوٹی اٹھ جاو بھئی۔دیکھو کون آیا ہے؟کسی شناسا آواز نے اسے پکارا

اس نے موندی موندی آنکھیں کھول دیں تو دیکھا اس کا بھائی سامنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے دیکھ رہا تھا

بھائی آپ آ گئے؟ سمیر آئے ہیں؟ جلدی میں اس کے منہ سے پھسلا

ہاہاہا۔ہاں بھئی خود ہی دیکھ لو۔اس کا بھائی سامنے سے ہٹا تو سمیر اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا

اس۔۔۔اسلام علیکم۔شرم وحیا سے اس کے گال گلابی ہو گئے اور اس نے نظریں جھکا کر سلام کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم اسلام۔کیسی ہو؟ سمیر نے اس سے استفسار کیا جو انگلیوں کو آپس میں مروڑ رہی تھی

میں ٹھیک۔آپ کیسے ہیں؟افرہ نے اسی انداز میں پوچھا

میں تو ٹھیک ہوں لیکن آپ ان معصوم سی انگلیوں پر بلاوجہ ظلم کر رہی ہیں۔ سمیر نے کہہ کر اس کی انگلیوں کو آزاد کیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگالیا۔

یہ کیا کر رہے ہیں؟ کوئی دیکھ لے گا۔ افرہ اس کا لمس اپنی انگلیوں پر محسوس کر کے سرعت سے اپنا ہاتھ کھینچا اور ادھر ادھر دیکھ کر اس سے کہنے لگی

آج تو ہاتھ کھینچ لیا تم نے۔ آئندہ منع کیا تو بہت برا ہو گا۔ سمیر نے چہرے پر مسکان سجا کر اسے دھمکایا اور پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

آپ کیوں میرا ہاتھ۔۔۔ ہاتھ پکڑ رہے ہیں؟ اس نے روہانسی ہو کر پوچھا

میری بیوی ہو۔ اس کے لیئے مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ سمیر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

بیوی نہیں ہوں ابھی۔ صرف منکوحہ ہوں آپ کی۔ مت بھولیں آپ۔ اس نے پھر سے اپنا ہاتھ کھینچا اور اٹھ کر جانے لگی

اچھا سوری۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ سمیر نے با قاعدہ معافی مانگی اور معصوم سی افرہ نے اسے معاف بھی کر دیا یہ جانے بنا کہ آگے چل کر زندگی اس کے ساتھ کیا کرنے والی ہے؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دور کھڑی دو سرد نگاہوں نے یہ منظر سلگتی نگاہوں سے دیکھا اور وہاں سے چلا گیا۔

****

تم سے ملنا پڑیگا اب تو!!! شانزل نے ایک تصویر اٹھائی اور اس سے کہنے لگا جس میں

صرف آنکھیں نمایاں تھی اور پورا چہرہ چھپا ہوا تھا

بہت خوبصورت ہیں تمھاری آنکھیں لیکن افسوس یہ بھی میرا دل موم نہیں کر سکتی۔

اس نے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ اٹھائی اور اس تصویر کے قریب کر کے اسے جلانے لگا

ہاہاہاہا۔ بہت جلد سرپرائیز دونگا تمھیں۔ بہت جلد۔ ہاہاہاہا۔ وہی تاریک رات اور تاریکی میں ڈوبا ہوا کمرہ تھا اور وہی خوفناک قہقہے خاموشی میں گونجنے لگے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر کے بعد اس نے اپنے خاص ملازم کو آواز دی

'خان!'۔

جی باس۔وہ فورا بوتل کی جن کی طرح حاضر ہوا

کام کہاں تک پہنچا؟اس نے دوسرا سگریٹ سلگا کر پوچھا

سب اے ون ہے۔بس آپ کے حکم کا انتظار ہے۔خان نے اس سے تفصیل سے آگاہ کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گڈ۔اب تم جاو۔اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے باہر جانے کا کہا

بس کچھ دن اور،کچھ دن اور تم میرے پاس۔ہاہاہا۔لیکن اس سے پہلے تم سے ایک ملاقات تو بنتی ہے۔اس نے خود سے کہا اور کمرے میں موجود ڈریسنگ کی طرف بڑھ گیا۔

****

سمیر کے جانے کے بعد وہ بیڈ پر لیٹی اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

مجھے کیوں وحشت سی محسوس ہو رہی تھی ان کی نظروں سے، ان کے لمس سے؟ وہ مسلسل اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاید ایسا پہلی بار ہوا ہے اس لیئے مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ اپنے سوال کے خود ہی جواب دیتی وہ ادھر ادھر دیکھتی اپنا مطلوبہ کتاب دیکھنے لگی۔

وہ کتاب کھول کر پڑھنے لگی اور پڑھتے پڑھتے وہی بیٹھ کر ہی سو گئی۔ اس کے بال اس کے چہرے پر بکھرے پڑے تھے جس کی وجہ سے اس کا چہرہ صاف نظر نہیں آ رہا تھا۔

افرہ!!! کسی نے اس کا نام پکارا

تمھیں پتہ ہے کہ تمھاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔ سرگوشی نما اس کے کان میں کسی نے کہا

لیکن میں آج بھی تمھیں ہاتھ نہیں لگاؤں گا کیونکہ مجھے ایسا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ مسلسل کوئی اس کے کان میں بول رہا تھا، وہ تو اس کی آہٹ پر ہی جاگ چکی تھی لیکن ڈر کے مارے آنکھیں بند ہی رکھی تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں جانتا ہوں کہ تم جاگ رہی ہو اس وقت! وہ آواز اور اس کی سانسوں کی تپش اسے اپنی گردن پر محسوس ہوئی۔

لیکن وہ کیا ہے نہ کہ تمھارا چہرہ دیکھنے کی خواہش مجھے یہاں کھینچ لایا ہے۔ پھر سے

سر گوشی کی گئی۔

اس کی بات سن کر افرہ کے ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگی اور اس نے جھٹ سے رخ موڑا

ہاہاہا۔ میں جانتا تھا کہ تم ایسے ہی کرو گی لیکن آج تو میں چھوڑ رہا ہوں بے بی۔ اگلی بار نہیں چھوڑونگا۔ وہ آواز اسے بہت نزدیک سے سنائی دی لیکن اس کی سانسوں کی تپش اسے اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھی

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں اور پھر جلدی سے پیچھے کی طرف رخ کیا لیکن وہاں کوئی ہوتا تو اسے نظر آتا نہ۔ وہ بیڈ سے اتری اور کھڑکی کی طرف آئی لیکن کھڑکی بھی بند تھی۔ اس نے دروازہ چیک کیا وہ بھی لاکڈ تھا۔

وہ ڈرتے ڈرتے واپس اپنے بیڈ کی طرف آئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔ جب تک اسے نیند نہیں آئی تھی تب تک وہ مختلف سورتوں کا ورد کر کے خود پر دم کرتی رہی اور پھر یوں ہی سورتیں پڑھتے پڑھتے وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی جبکہ باہر کھڑا شخص

اس کے کمرے کی لائٹ آف ہوتے دیکھ کر وہاں سے جس خاموشی کے ساتھ آیا تھا اسی خاموشی کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین